سوال

sunnatmoakidah

جواب

سنن مؤکدہ چھوڑنے والے کا حکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کیا سنن مؤکدہ چھوڑنے والا گناہ گار رہے۔؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد! سنن مؤکدہ چونکہ فرض اورواجب کا درجہ نہیں رکھتی ہیں، لہذا فقہاء کے نزدیک ان کو ادا کرنے پر ثواب ہوتا ہے، جبکہ عدم ادائیگی پر گناہ نہیں ہوتا۔ لیکن ہم میں سے کون ایسا ہے جو ثواب کا محتاج نہیں ہے، ان سنن سے فرائض میں ہونے والی کوتاہی اور نقص کو پورا کیا جائے گا۔ لہذا کوشش کرنی چاہیئے کہ سنن کو ادا کرنے کا بھی اہتمام کیا جائے۔ نبی کریم سنن مؤکدہ کو پابندی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ فرماتی ہیں۔ «کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایدع أربعا قبل الظهر» صحیح البخاري الجمعة (1182) نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات سنت کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ اس حدیث مبارکہ میں وارد لفظ (کان) استمرار ومداومت پر دلالت کرتا ہے۔ سیدہ ام حیبیہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: «مَنْ صَلَّى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ» (أخرجه مسلم (329/1) في «صلاة المسافرين وقصرها» رقم (728) جس نے ایک دن اوررات میں بارہ رکعات سنن ادا کیں اس کے لئے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے۔ بعض اہل فرماتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی مسلسل ان سنن کو چھوڑتا ہے تو دین میں تساہل کی وجہ سے اس کی شہادت قبول نہیں کی جائے گی۔ امام نووی فرماتے ہیں: من ترک السنن الراتبة وتسبیحات الرکوع والسجود أحیاناً لاترد شهادته, ومن اعتاد ترکها ردت شهادته؛ لتهاونه بالدین هذا بقلة مبالاته بالمهمات (روضة الطالبین 11/233) امام ابن تیمیہ فرماتے ہیں: من أصر علی ترکها أي: السنن الرواتب دل ذلک علی قلة دینه, ورُدّت شهادته في مذهب أحمد والشافعي وغیرهما (مجموع الفتاوی 253,23/127) هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

دارالافتاء محدث